68810 ـ استحاضہ کے احکام

سوال

استحاضہ کےنتیجہ میں کیا احکام مرتب ہوتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (68818) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ حیض کا خون کب ہوگا، اور استحاضہ کا کب، اس لیے جب حیض کا خون ہو تو اسے حیض کے احکام دیے جائینگے، اور جب استحاضہ کا خون آئے تو اسے استحاضہ کے احکام دیے جائینگے.

حیض کے متعلق اہم احکام کا ذکر سوال نمبر (70438) کے جواب میں ہو چکا ہے، اس کا مطالعہ کریں.

اور استحاضہ کے احکام طہر والے ہی ہیں، اس لیے استحاضہ والی عورت اور طاہر و پاک صاف عورت میں کوئی فرق نہیں، صرف درج ذیل امور میں:

اول:

استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لیے نیا وضوء کرےگی کیونکہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" پھر تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو "

صحیح بخاری باب غسل الدم.

اس کا معنی یہ ہوا کہ استحاضہ والی عورت مؤقتہ نماز کے لیے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد وضوء کرےگی، لیکن اگر نماز مؤقتہ نہیں تو وہ جب نماز ادا کرنا چاہے اس وقت وضوء کرےگی.

دوم:

استحاضہ والی عورت جب وضوء کرنا چاہے تو وہ خون دھو کر لنگوٹ وغیرہ میں روئی اور کپڑا وغیرہ رکھ کر باندھے گی تا کہ خون باہر نہ نکلے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا:

" روئی رکھ لیا کرو، کیونکہ یہ خون کو چوس لیتی ہے، تو وہ کہنے لگی: خون اس سے زیادہ ہوتا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کپڑا رکھ لو، تو وہ کہنے لگی: خون اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر لنگوٹ کس لو " الحدیث.

اس کے بعد خارج ہونے والا خون کوئی نقصان نہیں دےگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا:

" اپنے حیض کے ایام میں نماز ادا نہ کرو، پھر غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کرلو، چاہے خون چٹائی پر بھی گرتا رہے "

مسند احمد اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے.

سوم:

استحاضہ کی حالت میں جماع کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ اگر اسے ترک کرنے میں کوئی مشقت کم ہونے کا خدشہ نہ ہو، لیکن صحیح یہی ہے کہ مطلقا جماع جائز ہے، کیونکہ دسیوں عورتیں یا اس سے بھی زیادہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں استحاضہ آیا لیکن نہ تو انہیں اللہ تعالی نے اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع سے منع کیا.

بلکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو .

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حیض کے علاوہ میں ان سے علیحدہ رہنا ضروری نہیں، اور اس لیے بھی کہ استحاضہ کی حالت میں نماز کی ادائیگی جائز ہے، تو جماع اس سے بھی کم ہے.

اور استحاضہ عورت کے ساتھ جماع کو حیض والی عورت کے ساتھ جماع پر قیاس کرنا صحیح نہیں، کیونکہ یہ دونوں برابر نہیں، حتی کہ حرام کہنے والوں کے ہاں بھی، اور یہ قیاس مع الفارق ہے جو صحیح نہیں " انتہی.

ماخوذ از: رسالۃ فی الدماء الطبیعیۃ للنساء تالیف شیخ ابن عثیمین

والله اعلم .